© rasailojaraid.com

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

مبصر: صبیح ہمدانی

نام: تفہیم البلاغہ اردو شرح دروس البلاغہ **شارح:** مولانا محمد یار عابد **ضخامت:** ۴۶۴ صفحات

قیمت: درج نہیں **ناشر:** ادارہ تالیفات ختم نبوت، ۲۸ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

درسی کتب کی شروح وحواشی لکھنے کی روایت خاصی پرانی ہے اور اس سلسلے میں لکھی جانے والی کتب ہماری علمی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ مگر یہ کام اپنے جوہر کے اعتبار سے ایک انتہائی مشکل اور خطر آمیز ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں جبکہ ہماری علمیت ایک عمومی سطحیت اور کم استعدادی کا شکار ہو چکی ہے، درسی کتب کی شروحات کے معیار کو بھی بہت تیزی سے زوال آیا ہے۔ مختلف اساتذہ اپنی زیرِ تدریس کتاب کے درسی امالی کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کرنے لگے ہیں، اور اس سلسلے میں قدر بواجب محنت وجستجو کا لحاظ بھی عام طور پر نہیں رکھا جاتا۔ کثرتِ تصنیف کا شوق علمیت کی پستی کا ایک مستقل سبب ہے۔ اگر آپ درسِ نظامی کے کسی محنتی مدرس سے ملیں تو وہ ان لا تعداد (روز افزوں) شروحات کی بے تحاشا اغلاط اور کمزوریوں پر شدید شکوہ کناں نظر آئے گا۔

ان سطور کا راقم ایک پیشہ ور طالب علم ہے اور اپنی شناخت پڑھنے پڑھانے میں ہی دیکھتا ہے۔ آج کل چھپنے والی بہت سی درسی شروحات سے نیاز مندانہ استفادہ کرتے ہوئے مجھے بے ساختہ وہ لطیفہ یاد آتا ہے جو غالباً صرف پڑھاتے ہوئے میرے ایک عالی قدر استاد نے سنایا تھا، اس لطیفے کی تقریب یہ تھی کہ ایک ہم جماعت نے سبق پوچھنے پر استادِ محترم سے عرض کیا بس یہی مقام جو آپ نے استفسار فرمایا مجھے یاد نہیں باقی پوری کتاب ازبر ہے۔ استادِ گرامی نے فرمایا کہ صاحب خانہ کے جاگنے پر ایک چور کو بھاگنا پڑا، صاحب خانہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگا، اور کرنا خدا کا یوں ہوا کہ عین اس وقت جب چور دیوار کو پھاندنے کے لیے اس پر چڑھ چکا تھا صاحبِ خانہ کا ہاتھ چور کی پنڈلی پر پڑ ہی گیا۔ چور نے بے ساختہ کہا: ''اِتھاؤں نہ پکڑ، اتھائیں میکوں درد ہے'' (بس یہیں سے مت پکڑ، یہیں مجھے ہاتھ لگانے پر درد ہوتا ہے)۔ اور صاحب خانہ نے گھبرا کر چھوڑ دیا۔

استشہاد یہ ہے کہ موجودہ درسی شروحات بھی بس ''مقامات درد'' کو ہی بیان نہیں کرتیں، ان مقامات کے سوا متون کے جتنے آسان اور غیر مغلق مباحث ہیں ان پر فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے جاتے ہیں۔ لیکن زیرِ نظر کتاب اس عمومی روش سے حیرت انگیز طور پر محفوظ نظر آتی ہے۔

© rasailojaraid.com